اقامت میں کب کھڑا ہونا سنّت ہے؟

مجیب: مولانا شفیق صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی فضیل رضا مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ ستمبر/اکتوبر 2018

دَارُالاِفْتَاءاَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ اقامت میں کب کھڑا ہونا چاہئے؟ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہونے کو سنّت کہہ سکتے ہیں؟ نیز کچھ لوگ کھڑے ہو کر اقامت سنتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ سائل: سعید احمد عطاری (گلستان جوہر، کراچی)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احناف کے نزدیک اس بارے میں حکم یہ ہے کہ امام و مقتدی جب مسجد میں موجود ہوں تو اس صورت میں امام و مقتدی سب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہوں اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑا ہونا سنّت مستحبہ اور اسے صرف سنّت ہی کہہ لیا جائے تو بھی کچھ حرج نہیں اور یوں بھی ٹھیک ہے کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر کھڑا ہونا شروع کریں اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر مکمل کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ حاشیۂ شلبی علی التبیین میں ہے: "قال فی الوجیز: والسنة ان یقوم الامام و القوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح اھ۔ و مثلہ فی المبتغی" یعنی وجیز میں ہے: سنّت یہ ہے کہ امام اور قوم اس وقت کھڑے ہوں جب موذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے۔ اسی بات کے مثل "المبتغی" میں ہے۔ (حاشیہ شلبی علی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، 1/ 283)

کتاب مَا لَا بُدَّ مِنْهُ میں ہے: "طریق خواندن نماز بروجہ سنت آنست کہ اذان گفتہ شود واقامت ونزد حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ امام برخیزد (ومقتدیاں نیز برخیزد)۔" نماز پڑھنے کا سنّت طریقہ یہ ہے کہ اذان و اقامت کہی جائے اور اقامت کہنے والے کے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کے ساتھ امام کھڑا ہو (اور مقتدی بھی)۔ (مالابد منہ فارسی، ص28)

عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی بھاگلپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "جب اقامت شروع کرنے سے پہلے مقتدی مسجد میں حاضر ہوں اور امام بھی اپنے مصلے پر یا اس کے قریب میں موجود ہو اور اقامت کہنے والا شخص خود امام نہ ہو تو اس صورت میں سب کو حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ یا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑا ہونا چاہئے، یہی مسنون و مستحب ہے۔ اس صورت میں ابتدائے اقامت سے کھڑے ہونے کو حنفی مسلک میں ہمارے فقہائے کرام نے مکروہ تحریر فرمایا ہے۔" (حبیب الفتاویٰ، ص134)

اس حالت میں کھڑے کھڑے اقامت سننا مکروہ ہے۔ رد المحتار میں ہے: "یکرہ لہ الانتظار قائماً ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن حی علی الفلاح" یعنی کھڑے ہو کر انتظارِ نماز نہ کرے کہ مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے پھر جب مؤذن "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" کہے تو کھڑا ہو۔ (رد المحتار، 88/2)

بخاری شریف کی حدیث پاک "اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی" کے تحت عمدۃ القاری شرح بخاری میں صحابہ کرام کے عمل کے بارے میں ہے: "وکان انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوۃ" یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے تھے جب مؤذن قد قامت الصلوۃ کہتا مزید اسی صفحہ پر ہے "وفی المصنف کرہ ھشام یعنی ابن عروہ ان یقوم حتی یقول المؤذن قد قامت الصلوۃ" یعنی مصنف میں ہے کہ ہشام بن عروہ اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ سے پہلے کھڑے ہونے کو مکروہ جانتے تھے۔ (عمدۃ القاری، 4/215)

علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں: ”والجملة فيه ان المؤذن اذا قال حی علی الفلاح فان کان الامام معهم فی المسجد يستحب للقوم ان يقوموا فی الصف“ یعنی خلاصہ کلام یہ کہ امام قوم کے ساتھ مسجد میں ہو تو سب کو اس وقت کھڑا ہونا مستحب ہے جب مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے۔(بدائع الصنائع، 1 / 467)

یونہی تَبْیِیْنُ الْحَقَائِق میں ہے: ”والقيام حين قيل حی الفلاح لانه امر به ويستحب المسارعة اليه۔“(تبیین الحقائق، 283/1)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں، جب مُکَبِّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے، یہی حکم امام کیلئے ہے۔ آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلے پر کھڑا نہ ہو، اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلافِ سنّت ہے۔“(بہار شریعت، حصہ 1، 471/3)

خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرَّحمہ نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑا ہونے کے بارے میں 14 کتابوں کا حوالہ دیا ہے چنانچہ درمختار کی عبارت ”والقيام لامام ومؤتم حين قيل حی علی الفلاح“ کے تحت فتاویٰ شامی میں ہے ”كذا فی الكنز ونور الايضاح والاصلاح والظهيرية والبدائع وغيرها والذی فی الدرر متنا وشرحا عند الحيعلة الاولی: يعنی حيث يقال حی علی الصلاة اه وعزاه الشيخ اسماعيل فی شرحه الی عيون المذاهب والفيض والوقاية والنقاية والحاوی والمختار اه قلت واعتمده فی متن الملتقی، وحكی الاولی بقيل، لكن نقل ابن الكمال تصحيح الاول ونص عبارته: قال فی الذخيرة: يقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلاثة“ یعنی اسی طرح (1)کنز (2)نور الایضاح (3)اِصلاح (4)ظہیریہ (5)بدائع وغیرہ میں ہے، (6)درر کے متن اور شرح میں یہ ہے کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہنے پر کھڑا ہو، شیخ اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس قول کو (7)عیون المذاہب (8)فیض (9)وقایہ (10)نقایہ (11)حاوی (12)مختار کی طرف منسوب فرمایا، میں کہتا ہوں کہ اس پر (13)ملتقی کے متن میں اعتماد کیا ہے، اور پہلے کو قیل کے ساتھ نقل کیا ہے، لیکن علامہ ابنِ کمال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلے قول ہی کی تصحیح نقل کی ہے ان کی عبارت یہ ہے: (14)ذخیرہ میں فرمایا: ”امام اور مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے یہی ہمارے علماء ثلاثہ کے نزدیک حکم ہے“۔(ردالمحتار، 216/2)

14 کتابیں تو علامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے ذکر فرمائیں ہیں۔ اس کے علاوہ تنویر الابصار، درمختار، عمدۃ القاری اور خود ردالمحتار تو یہ کل 18 کتابیں ہوئیں۔ حکمِ شرعی ماننے اور اس پر عمل کرنے والے کے لئے ایک ہی کتاب کافی ہے اور نہ ماننے والے کے لئے اگر پورا ذخیرہ بھی نقل کر دیا جائے تو ناکافی ہے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، ملک العلماء، محدث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ظفر الدّین بہاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی نے اس موضوع پر ایک رسالہ ”تنویر المصباح“ کے نام سے تحریر فرمایا ہے جس میں آپ نے 50 کتابوں کے حوالے سے اس مسئلے میں احناف کے مؤقف کو واضح کیا ہے تفصیل کے لئے اُسے ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حکمِ شرعی پر عمل کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftAhlesunnat

Dar-ul-Ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net